خطبۂ حج ۱۴۳۵ھ

فضیلۃ الشیخ
عبداللہ بن عبدالعزیز
آل شیخ حفظہ اللہ

مترجم: جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن یوسف

حمد وثناء کے بعد! لوگو! اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے کیونکہ اسی کے ذریعے رشد وہدایت والا راستہ ملتا ہے اور قیامت کے دن حساب وکتاب سے بچو۔

امت اسلام! تقویٰ کی بنیاد اللہ کی توحید ہے۔ اپنے اقوال واعمال میں توحید کو اختیار کرو تاکہ دنیا کی سعادت مندی اور جنت کی نعمتوں کو پاسکو۔ امت اسلام! اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو دینِ حق اور توحیدِ خالص دے کر مبعوث فرمایا چنانچہ آپ ﷺ نے گمراہی میں ڈوبے عرب کو **لا الہ الا اللہ** کی دعوت دی ان کو اس بات کی دعوت دی کہ زبان سے **لا الہ الا اللہ** کہو اور دل سے اس کے مطابق عقیدہ اختیار کریں اور اس کو اپنی عملی زندگی میں نافذ کریں کہ بتوں، شخصیات کی عبادت سے بچیں۔ لیکن انہوں نے تکبر کرتے ہوئے کہا کہ یہ عقیدہ ہمارے اس نظریے سے متصادم ہے جس پر ہم پہلے سے قائم ہیں۔

عقیدہ توحید پر اسلام کی بنیاد ہے اور یہ ارکان اسلام میں سے ایک ہے اور سب ارکان سے افضل ہے یہ وہ رکن ہے جس کی تمام انبیاء نے دعوت دی۔ یہ انبیاء کی دعوت تھی کہ اللہ اپنی ربوبیت، الوہیت، اسماء وصفات میں یکتا ہے، نہ اس کا کوئی شریک ہے، نہ ساجھی۔ نہ ہی اس کی مثال اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ جنت کی خوشخبری دینے والا اور جہنم سے ڈرانے والا بنا کر مبعوث فرمایا۔ کفر گمراہی ہے، یہ تاریکی ہے اور توحید روشنی ہے، علم وہدایت روشنی ہے اور اللہ اپنے بندوں کو تاریکی سے روشنی کی طرف لاتا ہے۔ بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کو شیطان اور خواہش کی بندگی سے نکال کر اپنے خالقِ حقیقی کی بندگی میں لگائے۔ عقل اور خواہش کی پیروی کے بجائے شریعت کی اتباع پر کاربند کرے۔ زندگی ساری کی ساری توحید کے بنیادی ارکان کے مطابق ہو۔ ایک مسلمان کی زندگی اس آیت کے مطابق ہونی چاہیے کہ "میرا جینا، میرا مرنا، میرے سارے اعمال اور میری قربانی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔"

یاد رکھیے! اللہ تعالیٰ کا مخلوق سے براہِ راست رابطہ ہے۔ اللہ اور بندوں کے درمیان کوئی واسطہ اور وسیلہ نہیں جو اللہ کے علاوہ کسی سے امید رکھتے اور بندگی کرتے ہیں۔ انہیں نہ تو وہ کچھ فائدہ دے سکیں گے جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں اور نہ ان کا یہ عمل ہی کچھ فائدہ مند ثابت ہو سکے گا، اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگو۔ اپنے اخلاق بہتر بناؤ اور صبر کو زندگی کا ہتھیار بناؤ۔ ایک مسلمان کیلئے آخرت اولین ترجیح ہوتی ہے۔ وہ کبھی اپنے مفادات کی خاطر

آخرت کو پس پشت نہیں ڈالتا۔ وہ اپنے تمام اعمال اور ذمہ داریوں کو پیش نگاہ رکھ کر سرانجام دیتا ہے۔ مسلمان کی ایک امتیازی حیثیت اور علامت یہ ہے کہ وہ کبھی اپنے عقیدے پر سمجھوتہ نہیں کرتا۔ وہ کسی بھی مفاد کیلئے اپنے عقیدے میں کمی بیشی نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ساری دنیا میں اپنے عقیدے کی ترویج کیلئے کوشاں رہتا ہے۔ وہ خود پر بھی اللہ کا حکم نافذ کرتا ہے، سنت کو اپنا شعار بناتا ہے اور دوسروں تک بھی یہی دعوتِ پہنچاتا ہے۔

ایسے لوگ جو اپنی جان، مال، اولاد اور دیگر مادی معاملات پر دین کو ترجیح دیتے ہیں ایسے ہی لوگوں سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اللہ خوب جانتا ہے کہ کون کس دنیا کیلئے کوشاں ہے اور کون آخرت کیلئے محنت کر رہا ہے۔ آج جو مسلمان معاشرے میں اپنی یہ ذمہ داریاں ادا کرے گا وہی فلاح یاب ہوگا۔ ہمیں ضرورت اس امر کی ہے کہ دعوت پیش کرتے وقت قول اور عمل میں موافقت پیدا کریں۔

ہمیں اپنی اولادوں کی تربیت پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے، اپنی اولادوں کو توحید وسنت سے آگاہ کیجئے، اسلامی ارکان کی تعلیم دیجئے اور یاد رکھیے! جب تک والدین خود دین پر عمل پیرا نہیں ہوں گے وہ بچوں کی صحیح تربیت نہیں کر سکیں گے۔ آج دنیا میں بے شمار خرافات ہیں، کئی قسم کے افکار موجود ہیں۔ ان سب باطل افکار سے بچا کر اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کی ضرورت ہے۔ اسلامی عقیدے کی پیروی اور ترویج کی ضرورت ہے اور ایسا کرنا اخلاقاً اور شرعاً ہر مسلمان پر فرض ہے۔

مسلمانو! اختلاف اور تفرقے سے بچیے۔ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامیے، مادی مفادات اور دنیاوی اغراض کیلئے دین کو پسِ پشت مت ڈالیے۔ یاد رکھیے! دنیا و آخرت کی سعادت تب نصیب ہوگی جب وہ اللہ اور اس کے رسول کے نقشِ قدم پر چلے گا۔ ہم پر لازم ہے کہ اسلام کو ایک عالمگیر نظام سمجھ کر اپنائیں اور اس تناظر میں دوسروں کو دعوت دیں۔ اسی میں ہماری نجات ہے، ہم پر دعوت کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور سنت کی پیروی ہی میں ہماری نجات ہے۔

یاد رکھیے! اسلام ہی اللہ کا سچا اور پسندیدہ دین ہے ہمیں اپنے قول وعمل سے اس کی تصدیق وتائید کیلئے محنت کرنی چاہیے۔ مسلمان ہونے کیلئے یہ لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تابع داری کی جائے، اللہ کو وہی محبوب ہے جو دین کی بنا پر معاملاتِ زندگی سلجھاتا ہے، جو ایمان کی بنیاد پر رشتے ناتے جوڑتا اور توڑتا ہے، نبی ﷺ سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عدل واحسان کا حکم دیتا ہے اور اسلام ہمیں تمام انبیاء کی توقیر سکھاتا ہے۔ سارے انبیاء کی حرمت کا پاس کرنا ہی ہمارا دین ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی ان سارے انبیاء میں توقیر وتعریف سب سے زیادہ ہے۔

آپ سب سے افضل اور اعلیٰ ہیں، چنانچہ ان کی تائید ونصرت اور حرمت وحمایت ہم پر لازم ہے۔ان کی اتباع عین اسلام ہے۔ وہی سچے مومن ہیں، جو اسے ملحوظ رکھتے ہیں۔ چنانچہ ہم کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کرتے۔ہم اپنی زندگی کے تمام معاملات میں خواہ وہ سیاست ہو، تجارت ہو، معیشت ہو یا معاشرت۔ان سب میں شریعت کے احکام ہی کو بہترین سمجھیں، کسی دوسرے دین وشریعت یا قانون کو اس سے بہتر نہ سمجھیں۔تمام باتیں، سارے فیصلے اور ساری مشاورتیں ان کے تابع ہونی چاہئیں، اللہ اور رسولؐ کے فیصلے کے بعد کسی کی بات معتبر نہیں ہو سکتی۔ ہمارا دین تمام شبہات سے پاک ہے، لہٰذا جو لوگ دین میں شبہات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کے شبہات نظر انداز کر دیئے جائیں، انہیں پر کاہ کی حیثیت نہ دی جائے۔ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ یہ ایک بے عیب اور کامل دین ہے، یہ سچا اور مکمل دین ہے۔ جو اس میں شک کرتا ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ سنت کے دشمنوں اور حقانیتِ اسلام میں شک کرنے والوں کو ہم مسترد کرتے ہیں۔

یاد رکھیے! جس چیز سے اس امت کی شروع میں اصلاح ہوئی، آخر میں بھی اس طریقہ کار سے اصلاح ہو گی۔یاد رکھیے! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس امت کے افضل ترین لوگ ہیں۔ وہ سنت کے سچے پیروکار تھے۔انہوں نے اپنے تمام معاملات میں سنت کی پیروی کی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نقش قدم بنایا۔آج ہمیں بھی مظلوم کی مدد اور انصاف کا بول بالا کرنے کیلئے اتباعِ سنت کی ضرورت ہے۔ لازم ہے کہ ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت اور ان کے حقوق کا خیال رکھیں۔ جنت بھی اسوۂ رسول پر عمل کرنے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے سے ملے گی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت یافتہ تھے اور انہوں نے اسی کے مطابق اپنے شاگردوں کو دین سکھایا۔آج ہمیں دین سمجھنے کیلئے سنتِ رسولؐ اور فہم صحابہؓ کی ضرورت ہے۔ اسی پر دین کا مدار ہے اور اسی پر ہمارا انحصار ہونا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلفاء کی سنت پر چلو، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اسوہ اصل سنت ہے اور ان کا تابع ہی اصل مسلمان ہے۔ مسلمانوں کے حکمرانوں پر واجب ہے کہ وہ ہر جگہ مسلمانوں کے مال وجان اور عزت وآبرو کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کریں۔ مسلمانوں کو دشمنوں کی سازشوں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، انہیں اختلاف سے بچ کر آپس میں اتحاد پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔انہیں اتفاق و اتحاد اور باہمی یگانگت اور رواداری کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

مسلمان کی زندگی کی اہم باتوں میں سے توحید پر ایمان لانا اور مسلمانوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا ہے۔تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ہماری اجتماعیت بڑی مضبوط ہے۔ ہماری توحید، سیاست، معیشت،

معاشرت ایک ہے اور ہم محمد ﷺ کی امت ہیں۔ ہم پر باہم ذمے داریاں عائد ہیں۔ سبھی مسلمان بھائی بھائی ہیں اور بھائی بھائی کا خیر خواہ ہوتا ہے۔ ہاں اختلاف سے بچا جائے اور اختلاف رائے کو برداشت کیا جائے۔ مسلمانوں کو اپنے اخلاق بہتر بنانے کی بہت ضرورت ہے۔ خاص طور پر بچوں کی اخلاقی تربیت پر خصوصی زور دیا جائے، ہر قسم کے مخرب الاخلاق معاملات سے انہیں بچایا جائے۔ میڈیا پر لازم ہے کہ وہ اس سلسلے میں ذمہ داری کا مظاہرہ کرے، یاد رکھیے کہ مسلمانوں کی ترقی اجتماعیت، اتباعِ رسولؐ اور اچھے اخلاق میں منحصر ہے۔

مسلمانو! آج کا دن بہت اہم ہے۔ یہ اجتماعیت کا، عبادت کا اور ایک ہونے کا درس دیتا ہے۔ ہمیں اختلاف رائے سے بچ کر متفق ہو کر آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں بہت زیادہ ضرورت ہے کہ سیاست و اقتصاد اور معاشرت میں بحیثیت امت اسلام انصاف کو رواج دیں۔ دنیا کو اسلامی انصاف کے عملی نمونے سکھائیں۔ امن و امان کیلئے انصاف کے اصولوں پر عمل پیرا ہونا لازم ہے۔ کسی کا حق مارنا، ظلم کرنا، ان چیزوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ مسلمانوں کا خون، ان کی عزت اور وقار کا احترام ہی اسلام ہے۔ اس سے دوری اسلام کو ترک کر دینے کے مترادف ہے۔

اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اسلام دیا۔ آج ساری دنیا سے آئے ہوئے مسلمان اس میدان میں جمع ہیں۔ اس میدان میں ہماری موجودگی کا سبق یہ ہے کہ ہم ایک ہیں۔ آج امت مسلمہ کو بڑے بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ جن سے نمٹنے کیلئے ہمیں اتفاق رائے پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

یاد رکھیے! کسی کی ذاتی رائے دین نہیں ہوتی، چنانچہ محض ذاتی رائے کو بنیاد بنا کر کسی پر ظلم و زیادتی کرنا انصاف کے منافی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے انسانیت کو آسانی کیلئے شریعت دی، چنانچہ جو اس کا انکار کرتا ہے وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔ اسلام ہمیں باہمی رواداری کا حکم دیتا ہے۔ اللہ کی نافرمانی سے بچنا، سچے مسلمان کا شعار ہوتا ہے۔

یاد رکھیے! جادو پر ایمان رکھنا اسلام کا انکار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جن سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچنے کی تلقین فرمائی، ان میں سے ایک جادو بھی ہے۔ مسلمان ہمیشہ اللہ کی ذات پر یقین رکھتا ہے، جادو پر نہیں۔ میڈیا کو مسلمانوں کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ یہ اس پر بڑی ذمہ داری ہے اسے چاہیے کہ وہ عدل و انصاف پر عمل پیرا ہو۔ عدل و انصاف سے دل جیت لیے جاتے ہیں۔ انصاف نہ کرنے سے نفرت پھیلتی ہے۔ چنانچہ اپنے اور دوسروں کے معاملات میں بھی عدل و انصاف سے کام لو۔

یاد رکھیے! سود حرام ہے اور تجارت جائز ہے۔ اپنے معاشیات اور اقتصادیات سے سود ختم کر دیجئے، اندھی تقلید سے بچیئے، اندھی تقلید حرام ہے۔ آج بے شمار نظریات ہیں، سب سے بچ کر اسلام پر عمل پیرا ہونا ہمارا ہدف ہونا چاہیے۔

آج علمائے کرام اور دین کی دعوت دینے والوں کو بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ علمائے کرام کی بڑی فضیلت ہے اس سے بہتر کس کی بات ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ یہ انبیاء کا ان کے ماننے والوں کا راستہ ہے۔ جب انبیاء نے قوموں کو دعوت دی تو قوموں نے پیغمبروں کی دعوت کا انکار کرتے ہوئے انہیں اذیتیں پہنچائیں۔ آج بھی لوگ انہی نہ ماننے والوں کے نظریات کو رواج دینا چاہتے ہیں۔ جب حضرت شعیب علیہ السلام نے قوم کی رہنمائی کی تو وہ کہنے لگے کہ تمہاری بات ہماری فہم سے بالاتر ہے، تو بہت بھولا آدمی ہے۔ قرآن مجید میں انسانیت کی راہنمائی کیلئے واضح آیات ہیں۔ ان کا انکار کرنے والا اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔ روم کے بادشاہ نے ابوسفیان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے پوچھا تو اس نے کہا، وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ نماز پڑھنے اور اخلاق اختیار کرنے کی دعوت دیتے ہیں، بادشاہ نے کہا کہ وہ تب ہی سچا نبی ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو ہمارے نبی تھے وہ بھی انہی چیزوں کی دعوت دینے آئے تھے۔

یاد رکھو! ہم کسی گروہ یا فرقے کی یا کسی شخصیت کی تعلیمات کا پرچار نہیں کرتے، ہم اللہ کی کتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے دین کی تشریح اور تفہیم کرتے ہیں۔ مسلمانو! آج عرفات کے میدان میں کھڑے ہیں جہاں آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کے حقوق متعین کرنے والا خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔

ہمیں متحد و متفق ہونے اور عصبیت و گروہ بندی کو ترک کرنے کی ضرورت ہے۔ اسلام ہی کو اپنی زندگی کا مرکز ومحور بنایئے۔ یاد رکھیے! اسلام پہ سختی سے کاربند رہنا دوسروں کو اسلام کی دعوت دینے کے مترادف ہے۔ آج ہمیں شکرادا کرنا چاہیے کہ اللہ نے ہمیں مسلمان بنایا، حج کی سعادت نصیب فرمائی، ہم جو دعائیں کررہے ہیں اللہ انہیں قبول فرمائے گا۔ اس کا شکر ادا کرو کہ اس نے اپنے گھر بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کی زیارت کروائی اور ہمیں چاہیے کہ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کیلئے اچھا مسلمان بنیں۔

حکومت سعودیہ نے خدمت حجاج کیلئے بے شمار کوششیں کی ہیں تاکہ کسی حاجی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ انہوں نے ہر طرح کی افرادی اور مالی قوت اس خدمت میں صرف کی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جو بندوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوسکتا، چنانچہ ہم اپنی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حج قبول فرمائے، یہاں سے فراغت کے بعد ہم مزدلفہ جائیں گے۔ پھر منیٰ اور وہاں کنکریاں مارنے کے بعد واپس آئیں گے اور قربانیاں کریں گے۔ پھر طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی کریں گے اور پھر حج کی تکمیل ہوجائے گی۔ یاد رکھیے! ہر معاملے میں اتباع سنت ملحوظ رکھنا ہی حج کی تکمیل ہے اور یہ ایسی عبادت ہے جس سے ساری زندگی کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اللہ ہمارے سارے گناہ معاف فرمائے۔ آمین